اَلْفَضْلُ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَآءُ ۔ عَسٰۤی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

ٹیلیفون نمبر ۳۹۷۹

الفضل

روزنامہ

لاہور

خطبہ نمبر ۹

شرح چندہ
سالانہ ۲۴ روپے
ششماہی ۱۳ "
سہ ماہی ۷ "
ماہوار ۲½ "

یوم پنجشنبہ

فی پرچہ ۱٫

۱۳ جمادی الثانی ۱۳۷۰ھ

جلد ۳۹/۵ | ۲۲ امان ۱۳۳۰ھش ۲۲ مارچ ۱۹۵۱ء | نمبر ۶۹

پنجاب کی نئی مسلم لیگی وزارت

اپریل کے پہلے ہفتے میں

لاہور ۲۱ مارچ ۔ پنجاب کی مسلم لیگ اسمبلی پارٹی کا اجلاس اپنے لیڈر کے انتخاب کے لئے ۳۰ مارچ کو ہو رہا ہے ۔ قیاس کیا جاتا ہے کہ نتائج کے فوراً بعد ہی گورنر پنجاب مسلم لیگ پارٹی کے لیڈر کو جو ایوان میں سب سے بڑی پارٹی ہے ۔ ترتیب کابینہ کی دعوت دیں گے ۔ اور اپریل کے پہلے ہفتے میں نئی وزارت کے ارکان حلف وفاداری اٹھالیں گے ۔ اس کے بعد اسمبلی کا اجلاس ہوگا ۔ اس وقت مختلف سیاسی پارٹیوں کے دفاتر سے جو دعوے کئے گئے ہیں ۔ انکے مطابق مسلم لیگ نے ۱۴۰ ۔ جناح عوامی مسلم لیگ نے ۳۴ اور آزاد امیدوار ان نے ۱۲ نشستیں حاصل کیں ۔

پاکستانی فوج میں مبینہ سازش کا مطلب کمیونسٹ فوجی ڈکٹیٹرشپ قائم کرنا تھا

کراچی ۲۱ مارچ ۔ آج پاکستانی پارلیمنٹ میں مسٹر نور احمد کے ایک سوال کا جواب دیتے ہوئے پاکستان کے وزیر دفاع مسٹر لیاقت علی خان نے بتایا کہ حال ہی میں جس سازش کا انکشاف کیا گیا تھا اس کا مقصد ملک میں کمیونسٹ اصولوں پر فوجی ڈکٹیٹرشپ قائم کرنا تھا ۔ معلوم ہوتا ہے کہ اس سازش کے بانیوں کو جمہوری اور آئینی طریقوں سے سازش پایۂ تکمیل تک پڑھتی نظر نہیں آتی تھی ۔ یہی وجہ ہے کہ انہوں نے کمیونسٹوں اور انقلاب پسندوں سے مدد طلب کی ۔ اور فوج میں سے ان ارکان کو ساتھ ملانے میں کامیاب ہو گئے ۔ جو اس سلسلے میں ان کے کام آسکتے تھے ۔ مقصد یہ تھا کہ حکومت کی باگ ڈور سنبھالتے ہی اعلیٰ فوجی اور سول افسروں کو قتل کر دیا جائے ۔ اور ملک میں ایک فوجی ڈکٹیٹرشپ قائم کر دی جائے ۔ جو کمیونسٹ اصولوں کے تحت اسے چلائے اور اس کے بعد اپنے مطلب کے ممالک سے اقتصادی اور دیگر معاہدے کر لئے جائیں ۔ آپ نے بتایا کہ اس کے بانی سابق میجر جنرل اکبر خان اور ان کے خاص نائب بریگیڈیئر لطیف تھے ۔ یہ دونو افسر برطرف کئے جا چکے ہیں ۔ اس کے علاوہ بھی بعض فوجی افسروں اور شہریوں کا اس سازش میں ہاتھ ہے ۔ آپ نے اپنے جواب کو جاری رکھتے ہوئے بتایا کہ عام فوجیوں کو اس کا مطلق علم نہ تھا ۔ سازش کے بانیوں کا قیاس تھا کہ ایسے نازک وقت پر ملک کے استحکام اور تحفظ پر جو اچانک ضرب پڑے گی ۔ اس سے یقینی طور پر ایک انتشار افراتفری کی سی کیفیت پیدا ہو جائے گی ۔ اور انہیں اپنا کام نکالنے کا موقعہ مل جائے گا ۔ آپ نے کہا مجھے یقین ہے کہ عوام اس سازش کے بانیوں سے ذرہ بھر بھی تعاون نہ کرتے ۔ لیکن پھر بھی یہ جو بغاوت پیدا ہو جاتی ۔ اسے دبانے کے لئے بھی خاصی خونریزی کرنا پڑتی ۔ اور فوجی تحفظ معرض خطر میں پڑ جاتا ۔ آپ نے کہا کہ اس سازش کی مکمل تحقیقات جاری ہے کہ یہ کہاں کہاں پھیلی ہوئی ہے جونہی تکمیل پا جائے گی حکومت کی طرف سے باقاعدہ مقدمہ چلانے کا اعلان کیا جائے گا ۔ لیکن شائد عام مقدمہ چلانے میں بعض قومی تحفظات آڑے آئیں ۔ آپ نے کہا ملک میں اس سازش کے انکشاف سے اس کے بانیوں کے خلاف جو غم و غصہ اور اضطراب پھیلا ہوا ہے ۔ میں اس سے بہرہ ور ہوں ۔ متفقہ مطالبہ یہی آرہا ہے کہ اس کے بانیوں کو فوراً گولی سے اڑا دیا جائے — آپ نے اپنی تقریر کے آخر میں پاکستانی فوجوں کی غیر متزلزل وفاداری عوام کے اتحاد و اعتماد اور پاکستان سے محبت کے جذبے کو خراج عقیدت و تحسین پیش کیا ۔ اور اخباروں کی پرسکون اور موزوں راہنمائی کو سراہا ۔

آپ نے بیان کے آخر میں یقین دلایا کہ میں ملک کے حقیقی مفاد کی حفاظت میں کسی امکانی کوشش میں کوئی دقیقہ فروگزاشت نہ کروں گا ۔ اور ہر ممکن جرأت و کوشش سے پاکستان کے جمہوری نظام اور سالمیت کو قائم رکھوں گا ۔

— پشاور ۲۱ مارچ ۔ آج مفتی اعظم فلسطین الحاج امین الحسینی تیسرے پہر افغانستان سے سرحد واپس آگئے ۔ سرحد پر خیبر ایجنسی کے ملکوں علما اور دیگر قبائلی لیڈروں نے آپکا خیر مقدم کیا ۔

اپنا غیر سرکاری مبصر بھیج دیجئے

کراچی ۲۱ مارچ آج خان لیاقت نے پاک پارلیمنٹ میں یہ اعلان کرتے ہوئے مسرت کا اظہار کیا ۔ کہ فرانس نے پاکستان کو مراقش کے حالات کا بچشم خود جائزہ لینے کے لئے اپنا غیر سرکاری مبصر بھیجنے کی دعوت دی ہے ۔

مراقش کا مسئلہ اقوام متحدہ کے جنرل اسمبلی کے چھٹے اجلاس میں زیر بحث آئے گا جو نومبر میں پیرس میں ہو رہا ہے ۔

شیخ فضل الٰہی پراچہ کی کامیابی

بھیرہ ۲۱ مارچ ۔ ضلع شاہپور کے حلقہ نمبر ۳ کے مسلم لیگی امیدوار شیخ فضل الٰہی پراچہ اپنے حریف جناح عوامی مسلم لیگ کے امیدوار کے مقابلے میں سات ہزار سے زائد ووٹوں کی اکثریت سے کامیاب ہو گئے ہیں ۔ پیر سیال شریف کے نامزدہ رکن پیر کرم شاہ سے بھی آپ نے آٹھ ہزار سے زیادہ ووٹ حاصل کئے ۔ آزاد امیدوار کی ضمانت ضبط ہو جانے کا اندیشہ ہے ۔

ٹڈیوں کا سدباب

لاہور ۲۱ مارچ ۔ پنجاب میں ابھی ٹڈیوں کا بدستور زور ہے ۔ میانوالی ۔ ملتان ۔ لائل پور ۔ شاہپور ۔ مظفر گڑھ ڈیرہ غازیخاں ۔ منٹگمری ۔ جھنگ ۔ کیمبل پور ۔ شیخوپورہ اور راولپنڈی کے اضلاع کے کئی مقامات میں ٹڈیوں کے بسیرا کرنے کے متعلق اطلاعات آرہی ہیں محکمہ زراعت زہریلی ادویات کے ذریعے ان کے خاتمے پر لگا ہوا ہے ۔ اس غرض کے لئے شعلہ باز مشینیں بھی استعمال کی جا رہی ہیں ۔

مرکزی اسمبلی میں بجٹ پر عام بحث

مسٹر نور الامین کے مطالبات

کراچی ۲۱ مارچ ۔ آج یہاں مرکزی اسمبلی میں بجٹ پر عام بحث شروع ہوئی ۔ بجٹ کو اور زیادہ بہتر بنانے کے لئے کئی ممبروں نے جن میں مسٹر کامنی کمار دت ۔ مسٹر نور الامین ۔ مسٹر راج کمار چکرورتی مسٹر ابراہیم خان اور خان اسد اللہ خان کے نام قابل ذکر ہیں ۔ بڑے جوش و خروش کے ساتھ تعمیری تجویزیں پیش کیں ۔ مسٹر نور الامین نے تجاویز پیش کرتے ہوئے کہا کہ پان پر سے محصول اٹھا لیا جائے ۔ انکم ٹیکس میں صوبوں کو حصہ دیا جائے ۔ پٹ سن کے برآمدی ٹیکس کا ۶۲½ فیصدی حصہ مشرقی بنگال کو دیا جایا کرے ۔ اور اس پر سے ۳½ کروڑ سے نہ بڑھنے کی حد اڑا دی جائے ۔ آپ نے یہ بھی تجویز پیش کی کہ صوبوں کو بحری ٹیکس اکٹھا کرنے کا اختیار دیا جائے ۔ مرکز اور صوبوں کی برآمد کو از سر نو تقسیم کرنے کے لئے ایک کمیٹی قائم کی جائے ۔ جو صوبوں کے حصص کا تعین کرے

سندھ کا خسارے کا بجٹ

کراچی ۔ ۲۱ مارچ ۔ آج سندھ اسمبلی کے ایوان میں قاضی فضل اللہ نے صوبہ سندھ کا اگلے سال کا بجٹ پیش کیا ۔ جس میں ۳ لاکھ کا خسارہ دکھایا گیا ہے ۔ اس بجٹ کی امتیازی خصوصیت یہ ہے کہ اس میں کوئی نیا ٹیکس نہیں لگایا گیا ۔ تعلیم پر ایک کروڑ چالیس لاکھ روپے زیریں سندھ کے بند پر ۴½ کروڑ روپے ۔ سڑکوں پر خرچ کے لئے ۹۴ لاکھ روپے ۔ اور کپڑے و سیمنٹ کے کارخانوں کے لئے ۲½ کروڑ روپے کی خاص رقوم رکھی گئی ہیں ۔

کراچی ۲۱ مارچ ۔ آج ترکی کے فوجی خیر سگالی مشن نے منوڑہ جزیرہ میں بہادر ۔ کارساز اور ہمالیہ کے تربیتی مراکز کا معائنہ کیا ۔

مشرق وسطی اور امریکہ کے تیل کا مقابلہ

لنڈن ۲۱ مارچ گزشتہ سال مشرق وسطی میں تیل کی مجموعی پیداوار ۸ کروڑ ۵۰ لاکھ ٹن سے کچھ زیادہ ہوئی ہے ۔ یہ ساری مقدار ۲۰۰ چشموں سے حاصل ہوئی ہے ۔ امریکہ میں سال رواں میں ۲۷ کروڑ ٹن تیل حاصل ہوا ہے ۔ لیکن ساڑھے چار لاکھ چشموں سے حاصل ہوا ہے ۔ گویا امریکہ میں ایک چشمہ کی اوسط سالانہ پیداوار ۶۲۰ ٹن ہے ۔ اور مشرق وسطی میں ۲ لاکھ ۸۰ ہزار ٹن فی چشمہ ہے ۔

ایڈیٹر ۔ روشن دین تنویر بی ۔ اے ۔ ایل ایل بی

مسعود احمد پرنٹر و پبلشر نے پاکستان ٹائمز پریس لاہور میں چھپوا کر شائع کیا

روزنامہ الفضل لاہور
مورخہ ۲۲ مارچ ۱۹۵۱ء

جماعت ہائے احمدیہ کا فیصلہ درست ہے

احباب کو الفضل سے معلوم ہوتا رہا ہے۔ کہ انتخابات میں پنجاب کی تقریباً تمام جماعتہائے احمدیہ نے مسلم لیگ کی حمایت کی ہے۔ ہم ان کے اس فیصلہ کی داد دیئے بغیر نہیں رہ سکتے۔ ان کا یہ فیصلہ اس لحاظ سے مستحسن سمجھا جائیگا۔ کہ انہوں نے ایک ایسی سیاسی جماعت کے امیدواروں کی حمایت کی ہے۔ جو موجودہ تمام سیاسی پارٹیوں کے مقابلہ میں صحیح اصولوں پر قائم کی گئی ہے۔ ہم نے الفضل میں اس امر کی بار بار وضاحت کی ہے۔ کہ ہمیں کسی سیاسی جماعت کے نام سے تعلق نہیں۔ بلکہ ہم ایسی جماعت کو ملک وقوم کے لئے بہتر سمجھتے ہیں۔ جس کے اصول ایسے ہوں کہ وہ تمام خیال اور تمام فرق کے مسلمانوں کو ایک متحدہ اور متفقہ محاذ پر جمع کر سکے۔

اس وقت ملک کے جو حالات ہیں۔ ان کے پیش نظر یہ ضروری ہے۔ کہ ملک کا اقتدار ایسی جماعت کے ہاتھوں میں ہو۔ جو ملک میں یکجہتی اور اتفاق کی فضا قائم کرنے کے قابل ہو۔ اور جو برسر اقتدار آکر ایسے تمام عناصر کو مضبوط ہاتھ سے دبا دینے کی اہلیت رکھتی ہو۔ جو اعتقادی امتیازات یا اور اسی قسم کے فروعی اختلافات کی بناء پر ملک و قوم میں انتشار پھیلانا چاہتے ہوں۔

اس لحاظ سے مختلف جماعتہائے احمدیہ نے مسلم لیگ جیسی وسیع اور عالمگیر اصول رکھنے والی جماعت کے امیدواروں کی حمایت کرکے اپنی معقولیت پسندی اور حسن انتخاب کا بہترین نمونہ دکھایا ہے۔

ہمیں یہ نہیں بھولنا چاہیئے۔ کہ جماعت احمدیہ کوئی سیاسی جماعت نہیں ہے۔ وہ دوسری سیاسی پارٹیوں کی طرح کوئی سیاسی پارٹی نہیں ہے۔ اس لیے اگر کسی احمدی نے انفرادی طور پر یا کسی جماعت سے مل کر انتخابات میں حصہ لیا ہے۔ تو یہ اس کا ذاتی کام ہے۔ اس سے جماعت کو بحیثیت مجموعی کوئی تعلق نہیں۔ سیاست سے ہمارا صرف اسی قدر تعلق ہے۔ کہ ہم یہاں ایسی حکومت چاہتے ہیں۔ جو بہترین انتظام کر سکنے کے قابل ہے۔ جو ملک میں بدامنی کو پھیلنے نہ دے۔ جو ہر گروہ ہر جماعت ہر فرد کے حقوق کی نگہداشت کر سکے۔ جو ملک میں کسی قسم کی بے انصافی نہ ہونے دے۔ جو مظلوموں کی داد دے۔ اور ظالموں کے ہاتھ کو روکے۔

ظاہر ہے کہ ایسی حکومت وہی پارٹی قائم کر سکتی ہے۔ جس کے اصول اتنے وسیع ہوں۔ کہ وہ ہر فرقہ اور خیال کے افراد کے لئے آغوش وا ہو۔ جو کوئی محدود سیاسی نظریہ لیکر کھڑی نہ ہوئی ہو۔ یا جو کوئی خاص فرقہ کی حکومت قائم کرنے کا ارادہ نہ رکھتی ہو۔

اسلام کے اصول بے شک جاودانی ہیں۔ اس کا یہ مطلب نہیں ہے۔ کہ جس طرح مثلاً کسی خاص فرقہ کے ائمہ نے ان اصولوں کی توجیہہ کی ہے۔ وہ جاودانی ہے۔ بلکہ اس کا مطلب یہ ہے۔ کہ اگر کسی اصول کی توجیہہ میں اختلاف ہو۔ تو ہر ایک توجیہہ کے حامی کو اپنے اعتقاد کے مطابق آزادی سے اس پر قائم رہنے کا موقع حاصل ہو۔ اعتقاد ایک ایسی چیز ہے۔ جس کے لئے انسان جان تک بھی قربان کر دیتا ہے۔ اس لئے اللہ تعالےٰ نے اعتقاد کا معاملہ اپنے ہاتھ میں رکھا ہے۔ اور اس کی جزا سزا کے لئے قیامت کا دن مقرر فرمایا ہے۔ کسی حکومت کو خواہ وہ کتنی بھی اسلامی کیوں نہ ہو۔ اعتقاد میں دخل اندازی کی اجازت نہیں دی گئی۔ حکومت تو کیا خود انبیاء علیہم السلام کو بھی اللہ تعالےٰ یہی ہدایت فرماتا ہے۔ کہ تمہارا کام صرف تبلیغ ہے۔ کسی کے اعتقادات پر جبر کرنا نہیں ہے۔ یہاں تک کہ سرور کائنات حضرت محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کو بھی یہی ارشاد ہوتا ہے۔

لست علیہم بمسیطر

یعنی تم کو لوگوں پر کوئی خدائی فوجدار مقرر نہیں کیا گیا۔ اللہ اللہ اس ذات پاک کی یہ کتنی شان بے نیازی ہے۔ وہ نہیں چاہتا کہ اس کی اطاعت میں ذرا بھی جبر کا شائبہ ہو۔ وہ چاہتا ہے۔ کہ اس کی اطاعت دل کی گہرائیوں سے ہو۔ اگر ذرا بھی جبر کی اجازت ہوتی۔ تو وہ محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کو اس کی کیوں نہ اجازت دیتا۔ مگر اللہ تعالےٰ کی ذات بڑی غیور ہے۔ اس نے آپؐ کو بھی طاقت استعمال کرنے کی صرف اسی حد تک اجازت دی۔ جس حد تک کہ خود مسلمانوں کے اعتقادات کو بالجبر تبدیل کرنے کی کفار طاقت سے کوشش کرتے تھے۔ یہاں تک کہ دین اختیار کرنا صرف اللہ کے لئے ہو جائے۔ یعنی اگر کوئی اسلام کا دین اختیار کرے۔ تو وہ صرف اللہ تعالےٰ کی خوشنودی کے لئے کرے۔ کسی اور وجہ سے نہ کرے۔

افسوس ہے کہ مرور زمانہ کے ساتھ ساتھ اللہ تعالےٰ کی اس صداقت کے معنی ہی الٹا دیئے گئے اور علمائے سوء نے اس کے یہ معنی بنا لئے۔ کہ جب تک کوئی اسلام کو قبول نہ کرے۔ اس وقت تک اسکو نہ چھوڑو۔ مودودی صاحب نے انہی الٹے معنی پر اپنے تشددی نظریہ کی بنیاد رکھی ہے۔ افسوس ہے۔ کہ بعض ایسے لوگ جو واقعی اسلام کی فتح چاہتے ہیں۔ مگر خود سوچنے کی اہلیت کم رکھتے ہیں۔ انہوں نے مودودی صاحب کی طلاقت بیانی سے متاثر ہو کر اور کچھ دیگر علماء سوء کے زیر اثر جو انکی ذہنیت بن چکی ہوئی تھی۔ اس کی وجہ سے مودودی صاحب کے اس نظریہ جبریہ کا تجزیہ کرنے کے بغیر آپ کی رہبری کو قبول کر لیا۔ اور ایک سراسر غلط جدوجہد میں مصروف ہو گئے۔

اس کا نتیجہ یہ ہوا۔ کہ مودودی صاحب کی جماعت ان کی رہنمائی میں تقسیم سے پہلے بھی مسلمانوں کے ساتھ تعاون علی البر نہ کر سکی۔ اور اپنی ڈیڑھ اینٹ کی الگ مسجد بنانے میں مصروف رہی۔ اور یہ خیال ہی نہ کیا۔ کہ جب بانس ہی نہ ہوگا۔ تو بنسری کس طرح بجے گی۔ یہ تو خدا تعالیٰ کا فضل ہے۔ کہ مسلم لیگ اپنے صدق اور اتحاد و اتفاق کی پالیسی کی وجہ سے کامیاب ہو گئی۔ ورنہ مودودی صاحب نے تو احراریوں کی طرح کوئی کسر نہ چھوڑی تھی۔ ان کی اپنی جماعت نے صالحیت میں تو کوئی خاص ترقی نہ کی۔ البتہ مسلمانوں میں ایک انتشاری عنصر ضرور پیدا ہو گیا۔ تقسیم کے بعد بھی جبکہ چاہیئے تھا۔ کہ مودودی صاحب ملک کے نازک حالات کے پیش نظر مسلم لیگی حکومت کا ہاتھ مضبوط کرتے۔ آپ نے اس کی بجائے مسلم لیگ کے مقابلہ میں ایک سیاسی جماعت کھڑی کر دی۔ اور ملک کے مخالف عناصر کو تقویت دیتے رہے۔ ان کی جماعت مسلم لیگی حکومت پر جا و بیجا تخریبی نکتہ چینی میں دوسروں سے بھی بڑھ کر حصہ لیتی رہی۔ اور آخر مسلم لیگ جیسی تمام فرق اسلامیہ کو ایک محاذ پر اکٹھا کرنے والی جماعت کے خلاف انتخابات لڑنے کے لئے آمادہ ہو گئی۔ یہ لغزش پہلی لغزش سے بھی زیادہ خطرناک تھی۔ لیکن اللہ تعالےٰ کے فضل سے اس میں بھی اس کو سخت ناکامی ہوئی ہے۔ اور جو امیدوار اس نے کھڑے کئے تھے۔ تقریباً سب کی ضمانت تک ضبط ہو گئی ہیں۔

الغرض مودودی صاحب نے آج تک جو بھی قدم اٹھایا ہے۔ غلط اٹھایا ہے۔ حقیقت یہ ہے۔ کہ انہوں نے اپنی جماعتی جدوجہد کی بنیاد ہی مغالطوں پر رکھی ہے۔ اور ظاہر ہے کہ ؎

خشت اول چوں نہد معمار کج
تا ثریا میرود دیوار کج

جیسا کہ ہم بار بار عرض کر چکے ہیں۔ مسلم لیگ ہی ایک ایسی سیاسی جماعت ہے۔ جو صحیح اصولوں پر قائم ہوئی ہے۔ یہی اصول ہیں جو تمام خیالوں اور تمام فرق کے مسلمانوں کو ایک محاذ پر جمع کر سکتے ہیں۔ اس کے مقابلہ میں کوئی اسلامی نما سیاسی پارٹی کھڑا کرنا نہ صرف مسلمانان عالم کے ساتھ دشمنی ہے۔ بلکہ اسلام کی مخالفت ہے۔ ہمیں امید ہے۔ کہ جماعت اسلامی کے وہ افراد جو واقعی اسلام کی فتح چاہتے ہیں۔ اور غور و خوض کا مادہ رکھتے ہیں۔ وہ مودودی صاحب کے طریق کار کی غلطیوں کو اب ضرور محسوس کرنے لگیں گے۔ اور اب تک اپنا جو روپیہ اور وقت اس بیکار ہی نہیں بلکہ ضرر رساں جدوجہد میں ضائع کر چکے ہیں۔ اس پر اکتفا کریں گے۔ اور انبیاء علیہم السلام کے آزمودہ اور بتائے ہوئے طریق پر تبلیغ اسلام اور امر بالمعروف و نہی عن المنکر کا کام شروع کریں گے۔ اور اس واحد اسلامی سیاسی جماعت کو تقویت دیں گے۔ صرف جو یہاں ایسی اسلامی حکومت بتدریج پروان چڑھا سکتی ہے۔ جس میں تمام خیالات اور اعتقادات کے مسلمان اپنے اپنے اعتقادات کے مطابق اسلام کی عظیم الشان عمارت میں اپنی اپنی اینٹ لگانے کے لئے آزادی سے حصہ لے سکیں۔

درخواست ہائے دعا

(۱) ہماری والدہ صاحبہ کی صحت یابی کے لئے دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ جلد صحت مکمل عطا فرمائے۔ (اہلیہ محمد عبداللہ صاحب درزی اورجمہ ضلع سرگودھا۔ (۲) احباب تعلیم الاسلام ہائی سکول جماعت دہم کی شاندار کامیابی کے لئے دعا فرمائیں۔ میرے بھائی جان ایک طویل عرصہ سے بیمار ہیں۔ احباب جماعت بھائی جان کی مکمل اور جلد از جلد صحت کے لئے دعا فرمائیں۔ (عبدالماجد شاہد)

(۳) میرا ایک چھوٹا بھائی بشیر احمد تقسیم ملک کے وقت بمبئی میں ٹیکنیکل کورس کر رہا تھا۔ گذشتہ سال کورس ختم کرکے پاکستان آنے کی اجازت چاہی۔ بڑی کوشش کے بعد جب وہ اپنی بیوی اور بچی کے ساتھ جالندھر پہنچا۔ تو ان کو روک لیا گیا۔ والدین جو عرصہ ۵ سال سے اپنے چھوٹے لڑکے سے جدا ہیں۔ بہت غمگین اور پریشان ہیں۔ تمام دوستوں کی خدمت میں عاجزانہ درخواست ہے۔ کہ میرے بھائی کے جلد پاکستان آنے کے لئے دردِ دل سے دعا فرمائیں۔ عنایت اللہ حصاری دفضل عمر ریسرچ انسٹی ٹیوٹ لاہور۔ (۴) خاکسار کی ماموں صاحبہ دختر مولوی محمد حسین صاحب مبلغ عرصہ دو ماہ سے بیمار ہیں۔ اور کمزوری بہت ہو گئی ہے۔ لہذا تمام احمدی بزرگوں اور بھائیوں کی خدمت میں دردِ دل سے دعا کی درخواست ہے۔ کہ اللہ تعالیٰ ان کو جلد از جلد صحت کاملہ و عاجلہ عطا فرمائے۔ لال دین تعلیم الاسلام کالج لاہور

(۵) برادرم عبدالحق صاحب ناصر درویش منٹگمری کی اہلیہ صاحبہ سخت بیمار ہیں۔ احباب دعائے صحت فرمائیں۔ عزیز عبدالرشید ابن

خطبہ جمعہ

خطبہ نمبر ۹

نئے سال میں اپنے کاموں میں نیا جوش پیدا کرو

کوشش کرو کہ تمہاری ایک ہی حرکت سے دُنیا کے سارے لوگ اسلام قبول کرلیں

از حضرت امیرالمومنین ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز

فرمودہ ۱۲ جنوری ۱۹۵۱ء بمقام ربوہ

مرتبہ:۔ مولوی سلطان احمد صاحب پیرکوٹی

سورۃ فاتحہ کی تلاوت کے بعد فرمایا۔

دن آتے بھی ہیں اور جاتے بھی ہیں۔ سال شروع بھی ہوتے ہیں۔ اور ختم بھی ہوتے ہیں بظاہر تو یہ ایک معمولی اور ایک بے اثر سی چیز نظر آتی ہے

ایک تسلسل

ہے۔ جس کی ابتدا کو دنیا کا کوئی انسان نہیں جانتا۔ اور ایک تسلسل ہے جس کی انتہا کو دنیا کا کوئی انسان نہیں جانتا۔ نہ آج سے دو ہزار سال قبل کے لوگ ہماری حالتوں سے واقف تھے۔ اور نہ آج سے دو ہزار سال بعد کے لوگوں کے حالات سے ہم واقف ہیں۔ بلکہ ہم ان لوگوں سے بھی کما حقہ واقف نہیں۔ جو آج سے دو ہزار سال قبل گزر چکے ہیں۔ اور جن میں سے بعض کے واقعات زندگی تاریخ میں محفوظ سمجھے جاتے ہیں۔ بلکہ حقیقت یہ ہے۔ کہ ہم اس زمانہ کے تمام لوگوں کو بھی نہیں جانتے۔ بلکہ اس زمانہ کے لوگ تو الگ رہے امریکہ یورپ چین اور جزائر کے رہنے والے تو ہماری نظروں سے اوجھل ہیں۔ ہم اپنے ملک کے رہنے والوں کو بھی نہیں جانتے۔ بلکہ ملک کے رہنے والوں کا بھی سوال نہیں۔ ہم اپنے شہر کے رہنے والوں کو بھی نہیں جانتے ہم اپنے محلہ کے رہنے والوں کو بھی نہیں جانتے۔ ہم اپنے گھر کے لوگوں کو بھی نہیں جانتے بلکہ کوئی سمجھے یا نہ سمجھے۔

حقیقت یہ ہے

کہ خاوند اپنی بیوی کو نہیں جانتا اور بیوی اپنے خاوند کو نہیں جانتی۔ اگر ایسا نہ ہوتا تو یہ واقعات کیونکر ظہور پذیر ہوتے کہ خاوند اپنی بیوی کو قتل کر دیتا ہے اور بیوی اپنے خاوند کو زہر دے کر مار دیتی ہے۔ رات کو میاں بیوی دونوں اکٹھے لیٹتے ہیں۔ بیوی اپنے لحاف میں بے خوف لیٹی ہوئی ہوتی ہے۔ اور سمجھتی ہے۔ کہ اس کا ایک محافظ یعنی خاوند گھر میں موجود ہے۔ لیکن وہ یہ نہیں جانتی کہ یہی محافظ گنڈاسے سے اس کا سر کاٹ دے گا۔ ایک خاوند اپنے کام کاج سے فارغ ہو کر خوشی خوشی، اپنے گھر میں داخل ہوتا ہے۔ اور وہ خیال کرتا ہے کہ میرے گھر میں ایک محافظ موجود ہے۔ بیوی کھانا پیش کرتی ہے۔ وہ تھالی اپنی طرف کھینچتا ہے اس خیال سے کہ اس کے گھر کی محافظہ اور بیوی نے کھانا تیار کیا ہے۔ لیکن وہ نہیں جانتا کہ ہر لقمہ جو وہ اٹھاتا ہے۔ وہ کافی مقدار میں زہر اس کے اندر ڈال رہا ہے۔ جو چند منٹوں میں اس کا خاتمہ کر دے گا۔

پس بات یہ ہے کہ ہم کچھ بھی نہیں جانتے لیکن پھر بھی ہر سال اپنے ساتھ

نئی امنگیں

لاتا ہے۔ ہر نیا دن اپنے ساتھ نئی نئی اور جدید ترین امیدیں لے کر آتا ہے۔ بعض لوگ ان امیدوں اور امنگوں کا خیال کرتے ہوئے کچھ عمل بھی کر لیتے ہیں۔ اور بعض لوگ آنکھیں کھول لیتے ہیں۔ حیرت کے ساتھ اپنے دائیں بائیں دیکھتے ہیں اور پھر خاموش ہو جاتے ہیں۔ نہ کوئی تغیر ان کے اندر پیدا ہوتا ہے۔ اور نہ کوئی تبدیلی۔ سورج چڑھتا ہے اور ڈوب جاتا ہے۔ سال آتا ہے اور گزر جاتا ہے۔ ان کی زندگی محض اس

لکڑی کی سی حیثیت

رکھتی ہے۔ جو دریا میں پڑی ہوئی ہو۔ اور لہروں کے ساتھ بہتی جا رہی ہو۔ دریا کی لہریں اس کے اندر ارتعاش پیدا کرتی ہیں۔ اور دیکھنے والا سمجھتا ہے کہ وہ لکڑی کانپتی ہے وہ لکڑی ہلتی ہے یا وہ لکڑی چلتی ہے۔ لیکن درحقیقت نہ وہ لکڑی کانپتی ہے نہ چلتی ہے اور نہ حرکت کرتی ہے۔ وہ صرف دریا کی لہروں سے متاثر ہوتی ہے، اسی طرح وہ انسان ہوتا ہے۔ جس کے اندر نہ ارادہ ہوتا ہے۔ نہ اس کے اندر قوت عملیہ ہوتی ہے۔ اور نہ اس کے اندر کوئی حرکت ہوتی ہے۔ وہ محض دریا میں بہنے والا ایک لٹھ لکڑی یا گیلی ہے۔ مگر خدا تعالےٰ

مومن سے یہ نہیں چاہتا

وہ انسان کو ایک طرف تو یہ کہتا ہے تم میری صفات اپنے اندر پیدا کرو۔ اور دوسری طرف یہ کہتا ہے کہ کُلَّ یَوْمٍ ھُوَ فِیْ شَاْنٍ تم پر تو سالوں گزر جاتے ہیں۔ لیکن تم اپنا چولہ نہیں بدلتے۔ لیکن میں ہر روز ایک نئی شان میں جلوہ گر ہوتا ہوں۔ ایک زہریلا سانپ۔ زمین میں رینگنے والا کیڑا اور زمین کے اندھیروں میں رہنے والا زہریلا جانور ہر چھ ماہ کے بعد اپنی کینچلی بدل دیتا ہے وہ ہر چھ ماہ کے بعد اپنا چمڑا اتار دیتا ہے اور اپنے آپ کو ایک

نیا رنگ اور نیا روپ

دے دیتا ہے۔ مگر انسان وہ انسان جو اشرف المخلوقات کہلاتا ہے سالوں گزرنے کے بعد بھی اپنی کینچلی نہیں اتارتا۔ وہ اپنا چمڑا نہیں بدلتا۔ اس کا سارا شوق یہی ہوتا ہے۔ کہ اپنا پرانا کپڑا بدل ڈالوں۔ حالانکہ کپڑا جسم کا حصہ نہیں ہوتا کپڑا ایک غیر چیز ہے اور غیر چیز کو بدلنے کا کیا فائدہ۔ لیکن سانپ اپنے جسم کو بدلتا ہے وہ اپنی کھال اتار کر پھینک دیتا ہے۔ اور ایک نیا وجود بن کر دنیا کے سامنے آجاتا ہے۔ بے شک وہ باوجود کینچلی اتار دینے کے زہریلا سانپ ہی رہتا ہے۔ بے شک وہ زمین میں رینگنے والا ایک جانور ہی رہتا ہے۔ لیکن اس کا اس میں کوئی قصور نہیں۔ کیونکہ خدا تعالےٰ نے اسے اپنی

ماہیت بدلنے کی توفیق

نہیں دی۔ یہ طاقت خدا تعالےٰ نے صرف انسان کے اندر ہی رکھی ہے بہر حال وہ کوشش کرتا ہے کہ بدل جائے لیکن وہ نہیں بدلتا۔ اس میں اس کا کوئی قصور نہیں۔ خدا تعالےٰ کا قانون ہے۔ اس نے کہا ہے کہ وہ نہ بدلے۔ لیکن اس نے جدوجہد نہیں چھوڑی۔ وہ ہر چھ ماہ کے بعد اپنی کھال اتار پھینکتا ہے اور چاہتا ہے۔ کہ بدل جاؤں مگر قانون قدرت کہتا ہے۔ کہ وہ بدل نہیں سکتا۔ گویا جس چیز کو خدا تعالےٰ بدلنے کے لئے نہیں کہتا۔ وہ اپنے آپ کو بدلنے کی متواتر کوشش کرتی ہے۔ اور جس کو کہتا ہے کہ بدل جا۔ وہ اپنے اندر کوئی تبدیلی پیدا نہیں کرتا۔ پس آنے والے نئے سال سے تم کیا امیدیں رکھ سکتے ہو۔ جب تم اپنے نفس سے کوئی امید نہیں رکھتے۔ خدا تعالےٰ نے تو فرمایا ہے

کُلَّ یَوْمٍ ھُوَ فِیْ شَاْنٍ

وہ ہر نئے وقت میں ایک نئی حالت میں ہوتا ہے۔ گویا وہ بتاتا ہے کہ جہاں تک اس کی ذات کا تعلق ہے۔ وہ ایک نہ بدلنے والی ہستی ہے لیکن جہاں تک اس کا تمہارے ساتھ تعلق ہے۔ وہ کہتا ہے ہم بھی بدلتے رہتے ہیں۔ اور ہم اس لئے بدلتے رہتے ہیں کہ تم بدلنے والے ہو۔ اور چونکہ تم بدلتے رہتے ہو۔ اس لئے ہم بھی بدلتے رہتے ہیں۔ تا تمہاری نگرانی اور دیکھ بھال کریں۔ لیکن

عجیب بات یہ ہے

کہ جس کے لئے خدا تعالےٰ خود بدلتا ہے وہ نہیں بدلتا۔ گویا خدا تعالےٰ جو نہ بدلنے والی ہستی ہے۔ وہ بھی بدل جاتا ہے۔ تا وہ انسان کے لئے ہر ضرورت کے وقت نیا سامان پیدا کرے۔ وہ کپڑا بھی بدلتا ہے۔ جس کی طبیعت

میں خدا تعالےٰ نے بدلنا نہیں رکھا۔ وہ خدا بھی بدلتا ہے جو اپنی صفات میں غیر مبدل ہے۔ گویا زمین بھی بدل جاتی ہے کہ ایک زہریلا سانپ اور زمین پر رینگنے والا ایک ذلیل جانور بھی بدل جاتا ہے۔ آسمان بھی بدل جاتا ہے کہ خدا تعالےٰ کہتا ہے۔

کُلَّ یَوْمٍ ھُوَ فِیْ شَاْنٍ

میں انسان کی ہر ضرورت کے لئے نیا سامان مہیا کرنے کے لئے ہر روز بدلتا رہتا ہوں۔ لیکن درمیان میں رہنے والا انسان اپنی جگہ پکڑا رہتا ہے۔

پس آنے والے سال میں

تم کوشش کرو

کہ اپنی پہلی کینچلیوں کو اتار کر پھینک دو۔ تم کوشش کرو کہ اشرف المخلوقات ہوتے ہوئے اتنا تو کرو جتنا ایک سانپ کرتا ہے۔ سانپ ہر چھ ماہ کے بعد اپنی کینچلی تبدیل کر دیتا ہے۔ گو رہتا وہ سانپ ہی ہے۔ لیکن تم اگر بدل جاؤ تو فرشتے بن جاتے ہو۔ اور فرشتے سے مقرب فرشتے بن جاتے ہو۔ زمانہ اپنے اندر تبدیلی چاہتا ہے۔ اور وہ تم پر منحصر ہے۔

انبیاء کی جماعتیں

ہمیشہ دنیا کا محور ہوا کرتی ہیں۔ اور دنیا محور پر گھومتی ہے۔ اگر محور حرکت نہیں کرے گا۔ تو دنیا بھی حرکت نہیں کرے گی۔ دیکھو ایک محور جتنی جلدی گھوم جاتا ہے۔ اس کا دائرہ اتنی جلدی نہیں گھومتا۔ محور چونکہ ایک چھوٹے مقام پر ہوتا ہے۔ اس لئے وہ بہت جلدی اپنے دورے کو ختم کر لیتا ہے۔ پس جتنی جتنی حیثیت کسی چیز کو مرکزی مقام میں حاصل ہوتی ہے۔ اتنی اتنی جلدی وہ اپنے دورہ کو ختم کر لیتی ہے۔ اور جتنی جتنی کوئی چیز اپنے مرکزی مقام سے دور چلتی ہے۔ اتنی اتنی اس کے اندر آہستگی پیدا ہو جاتی ہے۔ یا جب ہم ظاہری قانون کو دیکھتے ہیں۔ تو کہتے ہیں۔ محور ساکن ہوتا ہے۔ اور باقی دنیا چکر لگا رہی ہے۔ اس کے معنی یہ نہیں۔ کہ محور فی الواقعہ ساکن ہوتا ہے۔ وہ چونکہ اپنی ایک ہی حالت پر قائم رہتا ہے۔ اس لئے بظاہر یوں معلوم ہوتا ہے۔ کہ وہ ساکن ہے۔ لیکن وہ ساکن ہوتا نہیں۔ وہ برابر چکر کاٹ رہا ہوتا ہے۔ اسی طرح

مومن کی تبدیلی

بھی ہمیشہ ایک ہی رنگ کی ہوتی ہے۔ اور ایک ہی قسم کی چیز بدلی ہوئی نظر نہیں آتی۔ تم ایک سفید کپڑے کو سرخ رنگ میں ڈال دو۔ تو وہ سرخ ہو جائے گا۔ اسے دوبارہ سرخ رنگ میں ڈالو۔ تو وہ سرخ کا سرخ رہے گا۔ ہاں اس کی سرخی ذرا تیز ہو جائے گی۔ اس کپڑے کو اگر تیسری دفعہ سرخ رنگ میں ڈالو۔ تب بھی وہ سرخ ہی رہے گا۔ ہاں تمہارا ایسا کرنا اس کی سرخی میں کچھ زیادتی پیدا کر دے گا۔ لیکن اسی کپڑے کو اگر تم سبز رنگ میں ڈالو۔ تو اس کا رنگ بدل جائے گا۔ رنگ بدلتے ہیں۔ تو وہ ممتاز نظر آتے ہیں۔ لیکن جو ایک ہی رنگ میں سموئے جاتے ہیں۔ ان کا امتیاز کرنا مشکل ہوتا ہے۔ مومن بھی ایک ہی رنگ میں سمویا جاتا ہے۔ وہ صرف

صبغۃ اللہ

کو قبول کرتا ہے۔ اور بظاہر ایسا معلوم ہوتا ہے۔ کہ اس کے اندر کوئی تبدیلی پیدا نہیں ہوتی۔ حالانکہ وہ اپنے اندر پہلے سے زیادہ تبدیلی پیدا کر رہا ہوتا ہے۔ مگر یکرنگ ہونے کی وجہ سے وہ تبدیلی نظر نہیں آتی۔

پس آپ لوگ اس

نئے سال میں

اپنی ذمہ واریوں کو سمجھیں۔ اپنے کاموں میں جوش پیدا کریں۔ نمازوں میں باقاعدگی پیدا کریں۔ اور اپنی تبلیغ کو منظم کریں۔ اور یہ مدنظر رکھیں۔ کہ کون جانتا ہے۔ کہ کسی پر کل آئے گا یا نہیں۔ پس کوشش کریں۔ کہ تمہاری ایک ہی حرکت میں دنیا کے سارے لوگ اسلام قبول کر لیں۔ بظاہر یہ کام مشکل نظر آتا ہے۔ لیکن تمہارا ارادہ یہی ہونا چاہیئے۔ ہر دن جو چڑھتا ہے۔ تمہیں یقین کر لینا چاہیئے۔ کہ تم نے اس میں ساری دنیا کو اسلام میں داخل کر لینا ہے۔ اگر تمہارا ارادہ یہ ہے۔ تو خدا تعالےٰ اس میں برکت ڈالے گا۔ اور اگر تم یہ کہو گے۔ کہ دنیا کے دل کہاں بدلتے ہیں۔ تو تمہارے کام میں تاثیر پیدا نہیں ہو گی۔ تاثیر ہمیشہ گھبراہٹ اور جذبات کی شدت سے پیدا ہوتی ہے۔ جب جذبات ایک نقطہ پر جمع ہو جاتے ہیں۔ تو پھر تاثیر بھی پیدا ہو جاتی ہے۔ تم ورمے کو ہر منٹ کے بعد بدلتے جاؤ۔ تو لکڑی میں سوراخ نہیں ہو گا۔ لیکن جب تم ورمے کو ایک جگہ پر رکھو گے۔ تو لکڑی میں سوراخ کر لو گے۔ اسی طرح جب جذبات ایک جگہ پر اکٹھے ہو جاتے ہیں۔ تو وہ طبائع میں تاثیر پیدا کر دیتے ہیں۔ لیکن جب وہ بدلتے رہتے ہیں۔ تو وہ صرف داغ لگا دیتے ہیں۔ سوراخ پیدا نہیں کرتے۔

خطبہ ثانیہ کے بعد فرمایا:۔

میں جمعہ کی نماز کے بعد ایک جنازہ پڑھاؤں گا۔ یہ جنازہ

ام طاہر مرحومہ کی بڑی ہمشیرہ

زینب بیگم صاحبہ کا ہے۔ جو پچھلے دنوں راولپنڈی میں فوت ہو گئی ہیں۔ جلسہ کے دنوں میں ان کی وفات کی خبر آئی تھی۔ اور جمعہ کے دن میرا ارادہ تھا۔ کہ نماز جنازہ پڑھاؤں۔ لیکن اس دن چونکہ گاڑی آ گئی اور دوستوں نے گاڑی پہ جانا تھا۔ اس لئے اس تشویش کی وجہ سے کہ کہیں گاڑی چھوٹ نہ جائے میں نماز جنازہ پڑھانا بھول گیا

اسی طرح حافظ طیب اللہ صاحب بنگالی کی ہمشیرہ فوت ہو گئی ہیں۔ میں ان کا بھی جنازہ غائب پڑھاؤں گا۔

دعائے مغفرت

میرے والد جناب مولوی غلام رسول صاحب فاضل پریذیڈنٹ جماعت احمدیہ بنگے ضلع گجرات آج صبح وفات پا گئے انا للہ وانا الیہ راجعون۔ مرحوم پرانے صحابہ میں سے تھے اور احمدیت کے نہایت مخلص خادم۔ احباب مرحوم کی بلندیٔ درجات کیلئے دعا فرمائیں۔ منیر احمد وفیق

۲۔ مولوی سکندر علی صاحب سابق کارکن تعلیم الاسلام ہائی سکول کا لڑکا عطاء اللہ ۱۱ مارچ ۱۹۵۱ء کو فوت ہو گیا ہے۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔ مرحوم دو لڑکے اور دو لڑکیاں اپنے پیچھے چھوڑ گیا ہے احباب مرحوم کے لئے دعائے مغفرت فرمائیں۔ محمد منیر

درخواستہائے دعا

(۱) میرے والد خان بہادر غلام محمد خانصاحب عرصہ ایک ماہ سے بیمار ہیں اور ان کی صحت کافی کمزور ہے۔ احباب سے درخواست ہے کہ انکی صحت کیلئے دردِ دل سے دعا فرمائیں۔ محمد ابراہیم خان

(۲) میں دق سے بیمار ہوں سکھر میں علاج کراتا ہوں۔ احباب میری صحت کاملہ و عاجلہ کیلئے دردِ دل سے دعا فرمائیں۔ عزیز الدین ولد بابا کھاگ درویش قادیان۔

(۳) بندہ کو مرگی کا دورہ ہو جاتا ہے احباب صحت یابی کیلئے دعا فرمائیں۔ محمد اسمٰعیل شاہد ربوہ

(۴) برادر عزیز محمد رفیق صاحب بسنت نگر لاہور کچھ عرصہ سے بعض مالی مشکلات میں مبتلا ہیں۔ احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالےٰ ان کی مشکلات دور فرمائے اور اپنے فضل سے انہیں نوازے۔ غلام محمد ثالث لاہور

پتہ مطلوب ہے۔ سید جعفر صادق ولد سید محمد باقر صاحب کے متعلق سنا ہے کہ وہ لاہور میں ہیں اگر وہ خود یہ سطور پڑھیں یا کسی دوست کو ان کے متعلق علم ہو تو انہیں فوری طور پر ربوہ پہنچنے کی تاکید کر دیں۔ سید محمد باقر صاحب ربوہ پہنچ گئے ہیں۔ محمد عبد الباسط

تعمیر مسجد مبارک ربوہ ــ اور ــ جماعتہائے احمدیہ

احباب جماعت کو معلوم ہے کہ سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ نے ۳ اکتوبر ۱۹۴۹ء کو مسجد مبارک ربوہ کا سنگ بنیاد رکھا اور ساتھ ہی حضور نے یہ تحریک فرمائی تھی کہ احباب اس مسجد کی تعمیر میں مالی حصہ لیں۔ اس تحریک کے پہنچتے ہی مخلصین نے عملی رنگ میں لبیک کہنا شروع کر دیا لیکن ان میں سے بعض نے وعدہ جات کئے اور ساتھ ہی یہ تحریر کیا کہ ہم انشاء اللہ العزیز اپنے یہ وعدے جلد از جلد پورے کر دیں گے۔ وعدہ پورا کرنے کی آخری تاریخ ۳۰ دسمبر ۱۹۴۹ء تھی۔ لیکن ابھی تک بعض احباب نے اس ضمن میں اپنے وعدہ جات پورے نہیں کئے۔ حالانکہ اب اس مقررہ میعاد کو گذرے ہوئے دوسرا سال جا رہا ہے۔ اس لئے آپ کی خدمت میں گذارش ہے کہ آپ اپنے وعدہ جات کو عملی رنگ میں بھی جلد از جلد پورا کر دیں تاکہ وہ رقم آپ کے نام بقایا نہ رہے۔

نظارت بیت المال ربوہ ضلع جھنگ

سوویٹ روس کی عائلی زندگی

از قدسی

جہاں ایک مزدور کیلئے داد و فریاد کے تمام دروازے مسدود ہیں۔ بس ہر طرف اشتراکی دیوتا کا راج ہے جس کی خدا ناشناس چتون ٹیڑھی ہو جانے سے رحم و کرم کے تصورات تک عنقا ہو جاتے ہیں۔ جہاں اس وقت صرف ایک ہی سرمایہ دار ہے جو حاکم بھی ہے اور رزق کے سارے وسائل پر قابض بھی

(۲)

کمیونزم کی ساری جدوجہد اور تگ و دو کی تان بالآخر یہاں آکر ٹوٹتی ہے کہ مظلوم کو ظالم کے مقام پر لاکر کھڑا کر دیا جائے۔ حالانکہ محض اتنے سے تغیر سے ظلم کی بیخ کنی نہیں ہو سکتی۔ البتہ ظلم کرنے والے ہاتھ ضرور بدل جائیں گے۔ مارکسی فلسفہ "اشتراکیت" سارے کا سارا اسی مرکزی نقطے کے گرد گھومتا نظر آتا ہے۔ حالانکہ یہ بات واضح ہے کہ جب تک ظلم کے راستے مسدود نہیں ہوں گے ظلم کے انداز تو ضرور بدل سکتے ہیں اس کا وجود مفقود نہیں ہو سکتا اس کا زیادہ سے زیادہ نتیجہ یہ نکلے گا کہ ظلم کرنے والے ہتھیار بدل جائیں گے اور ایک بار پھر ظالموں کی مشق ستم کے لئے مظلوموں کی ایک نئی جماعت معاشرے میں پیدا ہو جائے گی۔

اشتراکیت کا مقصد وحید اس سے زیادہ کچھ نہیں کہ مزدوروں، کسانوں یا ان کے لیڈروں کو سرمایہ داروں کا مقام دے دیا جائے۔ روس میں بھی اس سے بڑھ کر کوئی تغیر نظر نہیں آتا۔ اور اسی قسم کا انقلاب حال ہی میں چین ایسے لمبے چوڑے ملک میں آیا ہے کہ سرمایہ داری کی بیخ کنی کی بجائے اسے انفرادی سرمایہ داری سے حکومتی سرمایہ داری میں بدل دیا گیا ہے۔ حکومت کی باگ ڈور چند گنے چنے افراد بلکہ ایک ہی جابر و قاہر کے ہاتھوں میں ہے اور وہ پرانے رجواڑوں اور نوابوں کی طرح سرمایہ داری کی زیادتیوں اور ظلم سامانیوں سے وہی کام لے رہا ہے۔

طبقہ واریت یا ذاتی ملکیت

کمیونزم کا دعویٰ ہے کہ اس نے طبقہ واریت کو نیست و نابود کرنے کے لئے سر ابھارا ہے لیکن اس کا مطلب طبقہ واریت سے صرف ذاتی ملکیت ختم کرنا ہے۔ اور اگر بالفرض اس سے مراد غریب و امیر کے باطل امتیاز کو اڑانا ہے اور ناجائز معاشی منافع بازی کی بیخ کنی مراد ہے۔ تو میں وثوق سے اور بغیر کسی باک کے یہ عرض کروں گا کہ وہ ہرگز اس میں کامیاب نہیں ہوئی۔

روسی عوام کی عائلی زندگی پر ایک چھچلتی سی نظر بھی ہمیں اس نتیجے پر پہونچانے میں ممد و معاون ثابت ہو سکے گی کہ سرمایہ دارانہ حکومتوں کے ڈھانچوں اور روس کی اشتراکی حکومت کے نظام میں ذرہ بھر بھی فرق نہیں۔ فرق ہے تو صرف یہ کہ ان کی ہر بات کا پتہ چل جاتا ہے۔ ان کے ظاہر و باطن کا مطالعہ ہو سکتا ہے۔ لیکن روس نے چونکہ اپنے معاشرے کے گرد ایک بلند آہنی دیوار چن رکھی ہے جس کو پھاند کر کوئی خبر خود بخود بیرونی دنیا تک نہیں پہنچ سکتی۔ اور اگر متعلق کوئی بات باہر نکالی بھی جاتی ہے تو اس پر ملمع کی اتنی دبیز تہیں ہوتی ہیں کہ کوشش سے بھی اصلی شکل نہیں پہچانی جا سکتی۔

ورنہ روس میں طبقہ واریت اپنی اصلی شکل میں واقعۃً موجود ہے۔ ایک فرانسیسی کمیونسٹ "کامریڈیون" کے مقالے کے مطابق وہاں امراء بھی ہیں اور غرباء بھی۔ غالب بھی ہیں اور مغلوب بھی۔ ریلوں میں بھی اعلیٰ اور گھٹیا درجے کا امتیاز موجود ہے اور سینماؤں کے مدارج ہیں بھی۔ پھر سوویٹ روس کے اسی معاشرے میں بہتیرے ایسے بھی ہیں جنہیں صحت افزا مقامات پر جا کر ہوٹلوں میں رہنے کی سہولتیں میسر ہیں اور اسی معاشرہ میں بہت سوں کو سر چھپانے کے لئے جھونپڑے بھی میسر نہیں۔ فرق ہے تو صرف اس قدر کہ اب سرمایہ دار صرف سرمایہ دار ہی نہیں ہیں بلکہ حاکم بھی ہیں۔ گویا زنجیریں بدل گئی ہیں مگر موجودہ زنجیریں پہلی زنجیروں سے کہیں زیادہ مضبوط و مستحکم ہیں۔ اور ان کو توڑ کر بھاگ نکلنے کی جسارت ایک امر محال ہے۔

فرانسیسی کمیونسٹ مصنف "کامریڈیون" نے اپنے بیان میں بالتصریح اس امر پر روشنی ڈالی ہے کہ روس کے اندر پچیس پچیس روبلز آمدنی والے مزدور بھی موجود ہیں اور دس دس ہزار روبلز تنخواہ پانے والے اعلیٰ افراد بھی اور پھر ان آمدنیوں پر ٹیکس اتنے شدید اور زیادہ ہیں کہ الاماں۔ مثلاً ہر فرد سے عام ٹیکس کے علاوہ ایک کلچرل ٹیکس (جو تھیٹروں، سینماؤں اور لائبریریوں کے قیام کے لئے وصول کیا جاتا ہے) ٹریڈ یونین کا ماہانہ چندہ (جو کل آمدنی کے ۲ فیصدی کے حساب سے وصول کیا جاتا ہے) اور ریاست کا قرضہ لیا جاتا ہے (جو تنخواہ کے دس فیصدی کے برابر رضاکارانہ دینا پڑتا ہے) یہ اور دیگر عام ٹیکس مل ملا کر آمد کے اکتیس فی صدی کے برابر ہو جاتے ہیں۔ جو ہر مہینے کے شروع پر روس کی جابر حکومت ایک عام مزدور سے اس کے گاڑھے پسینے کی کمائی میں سے ہتھیا لیتی ہے۔ اور ستم بالائے ستم یہ ہے کہ اس ظلم و ستم کی کوئی داد و فریاد نہیں۔ ان بے چاروں کے ہر طرف احتساب کی اس قدر ایک بلند و سنگین دیوار کھڑی ہے جس سے نہ وہ خود باہر بھاگ کر جا سکتے ہیں اور نہ کوئی خبر خود بخود پھاند کر ان کے کانوں تک پہنچ سکتی ہے۔

مزدوروں پر اعتماد

پھر ان لوگوں پر جن کے دم قدم سے سوویٹ روس کے قہرمان حکام من مانی کارروائیاں کرنے کے اہل بنے حکومت کے اعتماد کا یہ عالم ہے کہ ہر پلو ہر فیکٹری اور کارخانے کے اندر ہر وقت روسی سپاہی سنگینیں چڑھائے پہرہ دیتے نظر آئیں گے حتیٰ کہ مشینوں کے ارد گرد بھی آپ کو رائفلیں سنبھالے حکومت کے گماشتے مزدوروں کو گھورتے پھرتے نظر آئیں گے گویا وہ سب قیدی ہیں اور یہ جیلر۔ وہ اخلاقی مجرم ہیں۔ اور ان کے کسی وقت بھی بھاگ نکلنے کا۔ یا کام کو بگاڑ دینے کا خدشہ ہے۔ مقصد اس سنگین پہرے کا سوائے اس کے کچھ نہیں کہ مزدور خوف زدہ رہیں۔ یہ پہرہ داری نام نہاد "سبوتاژ" کے بہانے سے کی جاتی ہے۔ مبادا مزدور مل کر کسی کارخانے کو تباہ کرنے کی سازش کر لیں اور ہڑتال کا تو ایک طرف وہ حکومت کے قہرمانی نظام کے خلاف باہم مل کر اونچا سانس بھی نہ لے سکیں۔ گویا اشتراکی حکومت ایک بڑے سرمایہ دار کی طرح جسے لاتعداد جابرانہ قوتیں حاصل ہیں ملک پر مسلط ہے اور ملک کی تمام دولت اس کی مرضی پر ہے۔

انفرادی سرمایہ داری کا فائدہ

انفرادی سرمایہ داری میں کم از کم اتنی گنجائش تو موجود تھی کہ جب کوئی مزدور زیادہ تنگ پڑ جاتا تھا تو کام کاج چھوڑ اپنے گھر کو ہو لیتا تھا حکومت کا دروازہ کھٹکھٹا لیتا تھا۔ رحم کی اپیل گذران لیتا تھا لیکن اب تو ہر طرف اشتراکی دیوتا کا راج ہے اور جب اس کی خدا ناشناس چتون ٹیڑھی ہو جاتی ہے تو رحم و کرم کے تمام دروازے بند ہو جاتے ہیں گویا اس وقت سارے ملک میں صرف ایک ہی سرمایہ دار ہے جو حاکم بھی ہے اور اس کا رزق کے سارے وسائل و ذرائع پر بھی قبضہ ہے۔

تنخواہوں میں عدم مساوات

اجرتوں اور تنخواہوں میں بھی اب دن بدن عدم مساوات بڑھ رہی ہے۔ اب تنخواہیں کام کی نوعیت اور کام کی لیاقت کے حسب حال دی جاتی ہیں چنانچہ وہاں اسی اسی روبلز سے لے کر ۲، ۲ ہزار روبلز تک اجرتیں پانے والے کارکن بھی موجود ہیں۔ بعض ایسے ایسے اہل قلم حضرات تک موجود ہیں جن کی سالانہ رائلٹی ہی تین تین لاکھ روبلز تک پہنچ جاتی ہے۔ مثال کے طور پر روس کی سرکاری خبر رساں ایجنسی "تاس" کی اطلاعات کے مطابق روس کا سب سے کامیاب مصنف "میکسم گورکی" ایک کتاب پر چھ ہزار روبلز رائلٹی حاصل کرتا رہا ہے۔ یہی میکسم گورکی جسے ایک دفعہ امریکہ میں سیاحت کرتے ہوئے جب ایک آدمی نے یہ سوال کیا تھا کہ یہ اپنے ساتھ کون عورت لئے پھر رہے ہو تو اس نے جواب دیا تھا۔

"یہ میری بیوی نہیں دوست ہے
اور ایک دوست سے جنسی تعلق رکھنے میں
میں کوئی حرج محسوس نہیں کرتا۔"

پھر اسی پر بس نہیں اقتصادی لحاظ سے خوش حال اور مفلوک الحال لوگوں کے باقاعدہ علیحدہ علیحدہ گروہ موجود ہیں جن میں مالدار لوگوں کو اپنی دولت کو نفع پر لگانے کے مواقع مقابلۃً زیادہ میسر ہیں۔ سیونگ بنکوں سے تین فیصدی سے دس فیصدی تک سود ملتا ہے۔ "پیپل کمیسار آف فائننس" کے تحت سٹیٹ سیونگ بنکوں کی تمام شاخیں ۸، ۷ فیصدی تک سود دیتی ہیں۔ اور ان میں تمام جمع شدہ رقوم انکم ٹیکس، وراثت ٹیکس اور دیگر قسم کی سٹیمپ ڈیوٹیوں سے مستثنیٰ ہوتی ہیں۔ اسی طرح روس کے سب سے بڑے بنک "گوس بنک" میں بھی بھاری سود ملتا ہے اور سرمایہ دار مالدار طبقہ خوب ہی سرمایہ لگاتا اور نفع کماتا ہے۔

اس کے علاوہ ہر چھوٹے بڑے سرکاری حاکم کے لئے بھی کمائیوں کے دروازے کھلے ہیں۔ کارخانوں کے فورمین اور مستری اکثر ہمسایوں اور محلہ والوں کی بھی خدمات ادا کر کے معاوضہ حاصل کر لیتے ہیں میڈیکل افسر اور نرسیں فارغ وقت میں پرائیویٹ پریکٹس کر لیتی ہیں۔ اور تو اور پولیس کے شوفر اور سرکاری گاڑیاں چلانے والے مسافروں کو بٹھا کر کرایہ وصول کر لیتے ہیں اور یہ کرایہ ان کی جیب خاص میں جاتا ہے۔ راشن شدہ اشیاء باقاعدہ بلیک مارکیٹ میں فروخت ہوتی ہیں۔ الغرض کسی سرمایہ دارانہ نظام میں جس قدر تعفن اور گندگیاں ہو سکتی ہیں۔ ان سے دوچند گندگیاں اور تعفن آپ کو آج کے سوویٹ روس کے معاشرے میں ملے گا۔

(باقی آئندہ)

دُعا کی اہمیّت

(فرمودہ حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز)

اللہ تعالیٰ اپنے رسول سے فرماتا ہے۔ کہ اے میرے رسول! ہمارے بندوں سے کہہ دے کہ اب میرا تمہاری کیا پرواہ کرتا ہے۔ اگر تم دعا سے میرے ساتھ تعلق نہ رکھو۔ مگر افسوس ہمارے ملک میں دعا کی ایسی بے قدری ہوئی ہے۔ کہ ٹوٹی جوتی کی بھی نہ ہوتی۔ حالانکہ اسلام نے مسلمانوں کو یہ ایک ایسا ہتھیار دیا۔ جس پر جتنا بھی ناز کرتے کم تھا۔ دعا خالق اور مخلوق کے درمیان راستے کی سیڑھی ہے

ایک دفعہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے خواب میں دیکھا۔ کہ ایک کھائی کھدی ہوئی ہے۔ اور بھیڑیں لیٹی ہوئی ہیں۔ گویا ذبح کرنی ہیں جب حضرت مسیح موعودؑ وہاں پہنچے۔ تو ان لوگوں نے کہا۔ کہ ہم آپ کے منتظر تھے کہ ان کو ذبح کریں اس وقت کشفی طور پر آپ کو معلوم ہوا۔ بھیڑیں گنہگار انسان ہیں۔ پھر آواز آئی۔ کہ قل ما یعبؤ بکم ربی لولا دعاءکم۔ خدا سے دعا کرو۔ کہ تمہاری سختیاں معاف ہوں گویا سخت سے سخت مشکلات کا حل دعا سے ہو سکتا ہے۔ اگر دعا نہ ہوتی تو انسانی زندگی بالکل بے کیف رہتی

حضرت مسیح ناصری نے کیا لطیف فرمایا کہ ”انسان روٹی سے نہیں خدا کے کلام سے زندہ رہتا ہے“

پس خدا کا علم اور اس کے بعد دعا انسانی زندگی کے لئے ضروری ہیں۔ اس کے بغیر تمہاری زندگیاں بے کار۔ تمہارے کام بے ثمر ہیں۔ مت خیال کرو۔ کہ دنیا میں بڑے بڑے بادشاہ خدا کو نہیں مانتے۔ اور وہ پھر بھی بڑے خوش نصیب ہیں۔ یہ صحیح ہے۔ مگر بادشاہت کوئی کامیابی نہیں اگر کوئی اس پر گھمنڈ کرتا ہے۔ تو اس کی بیوقوفی ہے۔ کیا تم نے نہیں دیکھا۔ کہ جس طرح ایک کس مپرس چڑ چڑا انسان گندگی یا تکلیف جسمانی کے وقت درد و کرب سے کراہتا ہے۔ اسی طرح ایک طاقتور مگر خدا کو نہ ماننے والا بادشاہ بھی۔ زندگی بیتوں کی دیکھو۔ کہ جن کو زمانہ کے تشدد کی کچھ پرواہ نہیں۔ دکھوں کا غم نہیں۔ مصائب میں سینہ سپر بھی ہیں اور بے فکر بھی۔ غرض ان کا دل اس طرح مطمئن ہے۔ کہ تمام جہان کی بادشاہت حاصل کر کے ایک دنیاوی بادشاہ کو بھی نہیں ہو سکتا۔ وجہ یہ کہ ایک (دنیاوی) بادشاہ کا بھروسہ اسباب مادی پر ہوتا ہے۔ مگر خدا کے فرستادہ کا یہ نقشہ خدا کے ساتھ تعلق مضبوط ہوتا ہے۔ پس وہ اپنے اس حامی کی حمایت میں ہر طرح بے فکر رہتا ہے۔ گو اس کے پاس مادی اسباب کی قلت ہو۔ بلکہ نہ ہونے کے برابر۔ مگر اس کی مسرت اور اس کے اطمینان کو کوئی نہیں پا سکتا

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے پاس کونسی سلطنت یا طاقت تھی۔ مگر آپ مصائب اور شدائد زمانہ سے بے فکر تھے۔ زار روس جو ایک مطلق بادشاہ تھا۔ اس کے متعلق آپ نے پیشگوئی فرمائی۔ کہ وہ نہایت بے کسی کی حالت میں تباہ ہو گا۔ جو اسی طرح ہوا۔ اب شہنشاہ زار کی پہلی قوت دیکھو۔ پھر اس پیشگوئی کے بعد اس کی بے کسی کو۔ پس معلوم ہوا۔ کہ دنیا کے بادشاہوں کی کچھ حقیقت نہیں ہوتی۔ وہ بالکل مردہ بدست زندہ کی مثال ہیں۔ مگر خدا کے پیارے ہر طرح باقتدار۔

ایک ولی بزرگ کا واقعہ ہے۔ جو دہلی میں رہتے تھے۔ بادشاہ وقت ان سے ناراض ہو گیا۔ کہیں دہلی سے باہر گیا ہوا تھا۔ دشمن نے کوئی چغلی لگائی۔ اور بادشاہ نے فیصلہ کیا۔ کہ دہلی پہنچتے ہی اس بزرگ کو سزائے موت دوں گا۔ لوگوں نے ان سے کہا۔ کہ آپ بادشاہ کے آنے سے پہلے ہی یہاں سے کہیں چلے جائیں۔ یا معافی مانگ لیں۔ مگر آپ خاموش رہے۔ یہاں تک کہ بادشاہ دہلی کے قریب پہنچ گیا۔ خبریں آتی تھیں۔ کہ بادشاہ ان بزرگ پر غضبناک ہو رہا ہے۔ اور آتے ہی عبرتناک سزا دے گا۔ خیر خواہوں نے پھر وہی مشورہ دیا۔ مگر آپ نے کہا۔ آنے دو کیا۔ آخر بادشاہ ہے خدا تو نہیں ہے۔ یہاں تک کہ سنا۔ کہ کل صبح بادشاہ کی سواری شہر میں داخل ہو گی۔ بادشاہ اب دہلی کے بہت نزدیک ہے۔ مگر ان بزرگ نے بڑے اطمینان سے فرمایا۔ ”ہنوز دہلی دور است“ سننے والے حیران تھے۔ کہ بادشاہ چند لمحوں میں آیا چاہتا ہے۔ یہ دہلی دور بتلاتے ہیں۔ مگر اسی رات بادشاہ قولنج سے مر گیا۔ اور اسے دہلی میں داخل ہونا نصیب ہی نہ ہوا۔

آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے متعلق واقع ہے۔ کہ دنیوی حالت نہایت غربت میں تھی۔ ہاں ظاہری حالت بے کسی کی سی تھی مگر باوجود اس ظاہری بے سروسامانی کے ایران کے بادشاہ کے پاس آپ کی نبوت اور ترقی کی رپورٹیں برابر پہنچتی تھیں۔ اور وہ آپ سے باوجود بادشاہ ہونے کے خائف تھا۔ آخر اس نے عرب کے گورنر کو آپ کی گرفتاری کا حکم بھیجا آدمی شاہی حکم لے کر آپ کے پاس آئے۔ اور صاف صاف عرض کر دیا۔ اور کہا نافرمانی نہ کیجئے بے چون و چرا اپنے آپ کو ہمارے ہاتھ دیجئے بادشاہ بہت بڑا ہے۔ اس کے حکم کی تعمیل میں ایران چلیئے۔ اسی میں آپ کا بھلا ہے۔ آپ نے فرمایا۔ کل اس کا جواب دوں گا۔ دوسرے دن آپ نے ان سے فرمایا۔ سنو! آج رات میرے خدا نے تمہارے خدا کو مار دیا ہے۔ جاؤ واپس۔ انہوں نے واپس جا کر من و عن گورنر کو کہہ دیا۔ گورنر حیران ہو گیا۔ وہ ایران کی ڈاک کا منتظر رہا۔ یہاں تک کہ وہی اطلاع اس کو پہنچی کہ خود بادشاہ کے بیٹے نے اس کو قتل کر دیا۔ اور اسی رات جس رات آپ نے فرمایا تھا۔ خط میں یہ بھی لکھا تھا کہ ہمارا باپ بڑا ظالم تھا۔ ہم نے اس کو مار دیا اب ہم خود بادشاہ ہیں۔ ہمارے باپ نے ازراہ ظلم عرب کے ایک شخص کو قتل کا حکم دیا ہے۔ اب چونکہ وہ مار دیا گیا۔ ہم اس کے حکم کو منسوخ کرتے ہیں۔

تو اب دیکھو۔ بادشاہت دنیا میں کوئی چیز نہیں اصل مقصود تو یہ ہے۔ کہ خطروں سے محفوظ ہو جائیں۔ اور خطروں سے وہی محفوظ ہو سکتے ہیں۔ جو خدا کے ساتھ تعلق رکھتے ہیں۔ خدا کی صفات پر ایمان لاتے۔ اور دعاؤں سے اس کی مدد کو پاتے ہیں۔ ہاں تو یاد رکھو کہ خدا سنتا ہے۔ مگر اس سے۔ قانون قدرت کے مطابق۔ کیا دیوار پر آٹا مارنے سے روٹی پک سکتی ہے؟ بلکہ روٹی اسی قاعدے سے پکے گی۔ جو قواعد اس کے لئے بنائے گئے ہیں۔ پس دعا بھی اسی قاعدے سے قبول ہو گی۔ جو اس کے لئے مقرر ہے (از مصباح ۱۵ جنوری ۱۹۳۱ء) (مرسلہ محمد ابراہیم خلیل)

حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ کا سفر سندھ اور شکریہ احباب

(از مکرم شیخ مبارک احمد صاحب بی۔اے اسسٹنٹ پرائیویٹ سیکرٹری حضرت امیر المومنین)

حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز ۳/۱۰ کی صبح کو ناصر آباد اسٹیٹ سے ربوہ کیلئے روانہ ہوئے۔ کنجیجی سے ۶-۳۰ صبح گاڑی میں سوار ہوئے۔ مینیجر صاحب ناصر آباد اسٹیٹ کی معیت میں احباب جماعت حضور اقدس کو الوداع کہنے کے لئے اسٹیشن پر آئے ہوئے تھے۔ انہوں نے قافلہ کو سوار کرانے میں مدد دی۔ سید علی شاہ صاحب ٹی ٹی نے حضور اقدس کے لئے کنجیجی سے حیدر آباد تک ریزرویشن کا انتظام کرنے میں مدد دی۔ اللہ تعالیٰ ان سب کو جزائے خیر دے۔ آمین۔

صبح کی چائے سید عبد الرزاق شاہ صاحب نے ٹاہلی اسٹیشن پر پیش کی۔ میرپور خاص میں ڈاکٹر عبد الرحمٰن صاحب صدیقی نے دوپہر کے کھانے کا انتظام کیا ہوا تھا۔ انہوں نے کھانا پیش کیا۔ گاڑی پونے چار بجے حیدر آباد سندھ کے اسٹیشن پر پہنچی۔ حیدر آباد سندھ سے شام کے سات بجے گاڑی نے روانہ ہونا تھا اس تین گھنٹے کے قیام کے عرصہ کو گذارنے کے لئے جماعت نے ریلوے ریسٹ ہاؤس میں ٹھہرنے کا انتظام کیا ہوا تھا۔ حضور وہاں تشریف لے گئے اور احباب جماعت کو ملاقات کا موقع عنایت فرمایا دو غیر احمدی احباب نے دستی بیعت بھی کی۔ مقامی جماعت نے چائے کا انتظام کیا ہوا تھا۔ جس میں غیر احمدی معززین کو بھی مدعو کیا ہوا تھا۔ اس کا انتظام ریلوے اسٹیشن کے کھانے کے کمرہ میں کیا ہوا تھا۔ حضور اقدس ریسٹ ہاؤس سے وہاں تشریف لے گئے اور چائے نوش فرمائی۔ بعد ازاں حضور اقدس ڈائننگ روم میں تشریف فرما رہے۔ جہاں احباب جماعت نے دیگر غیر احمدی احباب کی ملاقات کرائی۔ مکرم غلام محمد صاحب اختر۔ ڈاکٹر عبد الحمید صاحب ڈی۔ ایم۔ او کراچی اور محمود احمد صاحب کورڈی نے حیدر آباد سے لائل پور تک ریزرویشن کرانے میں بہت مدد دی جزاہم اللہ احسن الجزاء۔ محمود احمد صاحب نے دیگر انتظامات میں بھی قافلہ کی امداد کی۔ اراکین خدام الاحمدیہ نے قافلہ کو گاڑی میں سوار کرانے میں مدد دی۔ شام کا کھانا چوہدری سعید احمد صاحب نے پیش کیا۔ جزاہم اللہ احسن الجزاء

جماعتیں حضور اقدس کی ملاقات کے لئے تشریف لاتی رہیں اور حضور اقدس انہیں شرف مصافحہ بخشتے رہے ملتان چھاؤنی کے اسٹیشن پر احباب جماعت دور دور سے آئے ہوئے تھے۔ اور حضور اقدس سے مصافحہ کے لئے منتظر تھے حضور ڈبہ سے باہر تشریف لائے اور قطار وار مصافحہ کا موقعہ دیا۔ گاڑی کے روانہ ہونے تک حضور رونق افروز رہے۔ بعض جماعتوں کی درخواست پر حضور نے ان کے لئے اسٹیشن پر ہی دعا فرمائی۔

صبح چیچہ وطنی کے اسٹیشن پر چوہدری خورشید احمد صاحب نے حضور اقدس اور تمام قافلہ کی چائے سے تواضع کی کھانا خانیوال کی جماعت نے پیش کیا۔ گاڑی سوا چار بجے کے قریب لائلپور پہنچی۔ حضور اقدس نے تمام احباب جماعت کو مصافحہ کا شرف بخشا۔ بعد ازاں حضور اقدس کار میں ربوہ تشریف لے گئے۔ جماعت احمدیہ لائلپور نے چائے کا انتظام کیا ہوا تھا۔ قافلہ کے افراد جنہوں نے گاڑی سے روانہ ہونا تھا۔ ان کی چائے سے تواضع کی گئی۔ حضور اقدس چھ بجے کے قریب ربوہ پہنچ گئے اور باقی قافلہ رات کی گاڑی بخیریت پہنچ گیا۔ آخر میں میں ان تمام احباب کا تہ دل سے شکریہ ادا کرتا ہوں۔ جنہوں نے دوران سفر میں

تحریک چندہ خاص

برائے

تعمیر چندہ پختہ چار دیواری بہشتی مقبرہ قادیان

مکرمی۔ قادیان میں موجودہ غیر معمولی حالات و شعائر اللہ کی حفاظت کو مدنظر رکھتے ہوئے تعمیر پختہ چار دیواری بہشتی مقبرہ قادیان کی منظوری اور ان اخراجات کے لئے چندہ خاص کی تحریک کا معاملہ نظارت ہذا کی طرف سے حضرت اقدس امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ کی خدمت میں پیش کیا گیا تھا۔ جس کو حضور نے از راہ کرم منظور فرماتے ہوئے اجازت مرحمت فرمائی ہے کہ علاوہ احباب جماعت احمدیہ ہندوستان کے اس تحریک میں شامل ہونے کے لئے جملہ افراد جماعت احمدیہ پاکستان و دیگر ممالک کو بھی دعوت دی جائے۔ تاکہ کوئی مخلص احمدی اس بابرکت ہنگامی چندہ کی تحریک کے ثواب میں شامل ہونے سے محروم نہ رہے۔

پس تعمیر چار دیواری بہشتی مقبرہ قادیان کی اہمیت کے پیش نظر تحریر خدمت ہے کہ آپ اپنی جماعت میں اس تحریک کا اعلان فرماتے ہوئے کوشش کریں۔ کہ آپ کی جماعت کا ہر فرد اس میں زیادہ سے زیادہ حصہ لے کر شعائر اللہ کی خدمت کے اس نادر موقعہ سے فائدہ اٹھائے آپ کی جماعت کی طرف سے وعدہ جات کی فہرست جلد از جلد براہ راست نظارت بیت المال قادیان میں موصول ہو جانی چاہیئے۔ وعدوں کی آخری تاریخ ۳۱ مارچ ۱۹۵۱ء اور وصولی کی آخری تاریخ ۳۱ اگست ۱۹۵۱ء ہوگی۔ مگر آپ ہر ممکن کوشش فرمائیں۔ کہ ایسے احباب جو وعدوں کی یکمشت ادائیگی کر سکتے ہوں۔ بلا تاخیر ادائیگی فرما کر اپنے فرض سے سبکدوش ہوں۔ تا قریب ترین عرصہ میں چار دیواری کی تعمیر کا کام شروع کیا جا سکے۔

اس تحریک میں وصول شدہ رقم صیغہ امانت دفتر محاسب ربوہ میں بمد "امانت چار دیواری بہشتی مقبرہ قادیان" جمع کرا کر دفتر ہذا کو مطلع فرمایا جائے۔

مجھے امید ہے۔ کہ آپ مرکز قادیان کی اس اہم تحریک کو فوری طور پر جماعت کے ہر فرد تک پہنچا کر خاص طور پر کوشش فرمائیں گے۔ کہ آپ کی جماعت کا ہر چھوٹا بڑا اور مرد و زن اس میں حصہ لینے کی سعادت حاصل کرے۔

اللہ تعالیٰ آپ کے ساتھ ہو۔ اور آپ سب کا حافظ و ناصر ہو۔

ناظر بیت المال قادیان

امراء و پریذیڈنٹ صاحبان و سیکرٹریان مال توجہ فرمائیں

انصار اللہ کے قواعد و ضوابط منگوالیں

امراء و پریذیڈنٹ صاحبان جماعت مقامی اگر ان کی جماعتوں میں پہلے سے مجلس انصار اللہ قائم نہیں ہے جلد قائم کریں۔ اور حسب قواعد و ضوابط انصار اللہ ان کے عہدیداران کا انتخاب کروا کر مرکز میں اُن کی منظوری کے لئے نام بھجوا دیں۔ قیام مجلس انصار و انتخاب عہدہ داروں کے لئے اگر قواعد و ضوابط انصار اللہ کی ضرورت ہو۔ تو دفتر صدر مرکزیہ انصار اللہ سے لکھ کر یا مشاورت پر اپنے کسی نمائندے کے ذریعہ منگوالیں۔

اس طرح پہلے سے جہاں مجلس انصار اللہ ۱۹۴۹ء تک قائم شدہ ہیں۔ اُن میں بھی از سرِ نو عہدیداران انصار کا انتخاب امراء و پریذیڈنٹ صاحبان کے ذریعہ کرایا جا رہا ہے۔ وہ بھی لکھ کر یا نمائندگان کے ذریعہ مرکز سے قواعد و ضوابط منگوالیں۔ تا ان کی روشنی میں عہدہ داران انصار کا انتخاب کرا سکیں۔

نائب قائد انصار اللہ مرکزیہ

سمندر پار کے خریداران الفضل

کی خدمت میں گذارش ہے کہ مہربانی فرما کر اپنے ذمہ کا بقایا اور کم از کم ایک سال کیلئے قیمت اخبار پیشگی بیس روپیہ (پاکستانی) سالانہ کے حساب سے اپنی پہلی فرصت میں ارسال فرما کر عنداللہ ماجور ہوں بعض احباب نے اس پر توجہ فرمائی ہے لیکن بعض کو اس طرف توجہ فرمانے کا موقعہ نہیں مل سکا۔ اب اس طرف فوری توجہ فرما دیں۔ تاکہ اخبار ارسال خدمت ہو سکے۔ (منیجر)

حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ کی ہدایت

کہ

جب آپ ربوہ تشریف لائیں

"اگر کسی میں ایمان ہو تو وہ جب ربوہ میں آئے تو اگر اس کے پاس واپسی کے کرایہ کے لئے پانچ روپے کی رقم بھی بچتی ہو تو وہ جتنے دنوں کیلئے یہاں رہے اتنے دن وہ پانچ روپے امانت میں جمع کردائے اور پھر جاتے ہوئے لے لے۔"

آپ اپنا روپیہ امانت فنڈ صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ میں جمع کروائیں۔ آپ کا روپیہ جس وقت آپ فرمائیں گے اسی وقت واپس ادا ہوگا۔

اگر آپ باہر ہوں اور اپنا روپیہ بذریعہ منی آرڈر یا بیمہ طلب فرمائیں گے تو صدر انجمن احمدیہ اپنے خرچ پر آپ کا مطلوبہ روپیہ فوراً آپ کو بھجوا دے گی۔ — نظارت بیت المال ربوہ

جارحانہ اقدامات کی چٹان ادارہ اقوام متحدہ کو پاش پاش کردیگی

بغداد ۲۱ مارچ۔ اقوام متحدہ کے اس سہ ماہی اجلاس میں عراقی وفد کے لیڈر ڈاکٹر فاضل الجمالی نے جو چند دن لنڈن میں قیام کے بعد ابھی لیک سکسیس سے یہاں آئے ہیں۔ اسٹار کو بتایا کہ جارحانہ اقدامات وہ چٹان بن سکتے ہیں جن سے ٹکرا کر اقوام متحدہ کا شیرازہ بکھر جائے گا۔

حالیہ اجلاس پر تبصرہ کرتے ہوئے ڈاکٹر الجمالی نے جو عراقی ایوان نمائندگان کے صدر بھی ہیں کہا۔ یا تو اقوام متحدہ کا ادارہ ان مسائل پر کامیابی حاصل کرے گا اور ان کے لئے پائیدار حل تجویز کرے گا اور اس طرح دنیا کی قوموں میں اقوام متحدہ کے منشور کی اشاعت کا ایک مؤثر عنصر بن جائے گا۔ یا۔ اقوام متحدہ پے در پے جارحانہ اقدامات کی چٹان پر ختم ہو جائیگی یا اقتداری سیاست کی سازشیں اسے ختم کر ڈالیں گی اور اس طرح بین الاقوامی سیاسیات کی سطح سے یہ ہمیشہ کے لئے غائب ہو جائیگا اور اس کے ساتھ ہی اجتماعی امن کی تمام امیدیں بھی ختم ہو جائیں گی۔ (اسٹار)

آل پاکستان میڈیکل کانفرنس کا افتتاح

کراچی ۲۱ مارچ۔ وزیر اعظم پاکستان مسٹر لیاقت علی خان نے آج پاکستان میڈیکل کانفرنس کا افتتاح کرتے ہوئے ڈاکٹروں کو اس امر کا مشورہ دیا کہ وہ اپنی بے لوث خدمات سے ایک مثال قائم کر دیں۔ آپ نے افتتاحی تقریر کرتے ہوئے فرمایا کہ اگر تمام ڈاکٹر اس امر کا تہیہ کر لیں کہ وہ عوام کی خدمت کریں گے تو مجھے یقین کامل ہے کہ ڈاکٹروں کی جو کمی ہے وہ دور ہو جائے گی

آپ نے فرمایا کہ اسلامی نظریات کے مطابق صحیح ثقافت یہ ہے کہ اس علم سے عوام کو زیادہ سے زیادہ فائدہ پہنچایا جائے۔ مجھے توقع ہے کہ اس معزز پیشہ کے افراد اپنی بے لوث خدمات سے ایک ایسی مثال پیدا کر دیں گے کہ اس کا جواب دنیا میں نہیں ہوگا۔

اس کانفرنس میں ہندوستان۔ انڈیا۔ انڈونیشیا۔ ایران۔ امریکہ اور برطانیہ کے نمائندوں نے حصہ لیا

انتخابات پھر کرائے جائیں

لاہور ۲۱ مارچ۔ مسٹر حسین شہید سہروردی نے آج پریس کانفرنس کو خطاب کرتے ہوئے اس امر کا مطالبہ کیا کہ پنجاب کے موجودہ انتخابات کو بالکل منسوخ کر دینا چاہیئے اور اچھے حالات میں انتخابات کرائے جائیں اس امر کی کوئی پرواہ نہیں کہ ہم نے کس قدر نشستیں حاصل کر لی ہیں

طغیانی کو روکنے کیلئے ایٹمی طریقے

لنڈن ۲۱ مارچ۔ ریڈیائی لہروں والے بعض کیمیاوی اجزاء کی جو جانچ کی گئی ہے۔ اس سے مصر کو سیلاب کی تباہ کاریوں سے بچانے کے لئے ایک مرتب شدہ منصوبے کے امکانات کے متعلق معلومات فراہم ہوئی ہیں۔

ہندوستان اور پاکستان کے درمیان مصالحت کی کوشش ناکام ہو گئی

لیک سکسیس ۲۱ مارچ۔ ہندوستان اور پاکستان کے درمیان مسئلہ کشمیر پر جو مصالحت کی کوشش کی جا رہی تھی وہ ناکام ختم کر دی گئی۔ اور اب کل سکیورٹی کونسل میں تمام مسئلہ پر بحث ہوگی۔ اس کی وجہ یہ ہے کہ دونوں پارٹیاں کسی بات پر متفق نہ ہو سکیں۔

صدر نے آج اس امر کا انکشاف کیا ہے کہ انہوں نے سر محمد ظفر اللہ خاں وزیر خارجہ پاکستان اور سر بنگل راؤ کے ساتھ جو ملاقاتیں کی تھیں وہ ناکام رہیں۔ اس لئے انہوں نے مزید بات چیت کرنا بند کر دی ہے۔

بحر منجمد شمالی میں روس کا خفیہ مستقر

لنڈن ۲۱ مارچ "ڈیلی گرافک" کے بیان کے مطابق روس نے ناروے کے بحر منجمد کے علاقہ میں اسپٹزبرجن کے مقام پر کان کنی کی مراعات سے فائدہ اٹھاتے ہوئے خفیہ طور پر ایک فوجی مستقر قائم کر لیا ہے۔ روسی عملہ کی تعداد میں اس قدر اضافہ کر دیا گیا ہے کہ اب وہاں تین روسیوں کے مقابلہ میں ایک نارویجی آدمی ہے۔ یہ سب فوجی عمر کے نوجوان ہیں۔ اسی اطلاع میں یہ بھی بتایا گیا ہے کہ گو جبکہ یہاں سے بہت ہی تھوڑا کوئلہ روانہ کیا جاتا ہے۔ لیکن حال میں روسی جہاز یہاں بہت سامان لائے ہیں۔

کہا جاتا ہے کہ روسی یہاں فوجیں جمع کر رہے ہیں اور غیر مستعمل کانوں میں اسلحہ جمع کر رہے ہیں۔ (اسٹار)